کلمۂ حق

تحریک پاکستان اور علماء کرام

پاکستان کے قیام کو نصف صدی گزر چکی ہے مگر ابھی تک اس کے نظریاتی اہداف کے حصول کے لیے کوئی سنجیدہ پیش رفت نہیں ہوئی بلکہ قیام پاکستان کے نظریاتی مقاصد کو دھندلانے کے لیے اس پراپیگنڈہ میں دن بدن شدت پیدا کی جا رہی ہے کہ پاکستان تو علماء کے موقف کے علی الرغم قائم ہوا ہے اس لیے اس ملک میں علماء کی راہ نمائی اور ان کے نظریاتی موقف و پروگرام کی پذیرائی کا کوئی جواز نہیں ہے۔ حالانکہ یہ محض ایک دھوکہ ہے جس کا مقصد صرف پاکستان کو اسلامی تشخص سے دور رکھنے کی راہ ہموار کرنا ہے ورنہ تاریخ سے واقفیت رکھنے والا کون شخص یہ نہیں جانتا کہ پاکستان کا قیام در اصل علماء حق کی اس تاریخی جدوجہد اور قربانیوں کا منطقی نتیجہ ہے جس میں انہوں نے فرنگی استعمار کی ہمہ گیر یلغار کے مقابلہ میں ملت اسلامیہ کے نظریاتی، تہذیبی اور تعلیمی تشخص کو محفوظ رکھا اور ملت اسلامیہ کا یہی جداگانہ تشخص قیام پاکستان اور تقسیم ملک کے لیے وجہ جواز بنا۔ پھر قیام پاکستان کی تحریک بھی علماء کرام کی عملی جدوجہد سے خالی نہیں ہے اور اس میں تحریک پاکستان کے دیگر قائدین کے ساتھ ساتھ حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ، شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانیؒ، مولانا ظفر احمد عثمانیؒ، مولانا اطہر علیؒ، مولانا مفتی محمد شفیعؒ، مولانا عبد الحامد بدایونیؒ، پیر صاحب مانکی شریف اور مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹیؒ جیسے اکابر علماء ان کے شانہ بشانہ قیام پاکستان کے لیے خدمات سرانجام دیتے نظر آتے ہیں اور ان اکابر علماء اور ان کے ہزاروں رفقاء کو الگ کر کے تحریک پاکستان کی تاریخ کا کوئی باب بھی مکمل نہیں ہو پاتا۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ علماء کرام کے مختلف گروہ تحریک پاکستان میں اپنے کردار اور خدمات کو گوشہ گمنامی سے نکال کر قوم کے سامنے لائیں اور نئی نسل کو یہ بتائیں کہ تحریک آزادی اور تحریک پاکستان کی تمام تر گہما گہمی انہی کے اکابر کی رہین منت رہی ہے اور پاکستان کی تکمیل بھی انہی بزرگوں کے ارشادات و تعلیمات کی روشنی میں ہی ممکن ہے۔

مولانا شبیر احمد عثمانیؒ، مولانا عبد الحامد بدایونیؒ اور مولانا ابراہیم میر سیالکوٹیؒ کے خوشہ چینوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ آگے بڑھ کر تاریخ کے اس فریب کا پردہ چاک کریں اور پاکستان کو اسلامی ریاست کی منزل سے ہم کنار کرنے کے لیے قوم کو مشترکہ دینی قیادت فراہم کریں۔